شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن ،
هدی للناس و بینات من الهدی والفرقان ــ (الآیه)

" ماہ رمضان " کے روزوں کا اجتماعی پہلو اُن کو دوسرے تمام روزوں سے ممتاز کرتا ہے ، کیونکہ ان میں کسی فرد کو دوسرے فرد پر ، کسی جماعت کو دوسری جماعت پر کوئی ترجیح نہیں ہے - ان کے آغاز اور انجام کا تعین بھی کسی شخص کے اختیار میں نہیں ، اور نہ ان میں کمی بیشی کسی کے ہاتھ میں ہے - ان کے رکھنے کی ذمہ داری ساری امت پر مجموعی طور پر عائد ہوتی ہے - سال کا ایک مہینہ اس کے لئے مخصوص ہے ، دنوں کی ایک تعداد متعین ہے ، وقت کا ایک اندازہ مقرر ہے -

ان پابندیوں اور شرائط پر خصوصی زور اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مہتم بالشان فریضہ صرف " روحانی ورزش " کا نام نہیں جو بندے کی روح اور رب کے درمیان ایک قسم کے تعلق کا ذریعہ بنے اور نہ روایتی رحم و ہمدردی کا انفرادی طور پر کوئی تجربہ ہے بلکہ اس کا مقصد ایک ہی متعین وقت میں ساری امت کو ایک رشتہ سے وابستہ رکھنا ہے ــ رحمت و محبت کا رشتہ جو تمام مؤمنوں کو ایک قالب اور ایک جسم میں تبدیل کردیتا ہے -

روزوں کا فریضہ اسلام کے دوسرے عظیم فرائض اور عملی شعائر سے الگ کوئی نئی چیز نہیں ۔ اس میں بھی اسلام کی طبیعت ثانیہ — اجتماعی روح ۔ موجود ہے ۔ اس میں بھی وہ سب مظاہر پائے جاتے ہیں ۔ ضبط کا جذبہ ، اخوت و مساوات کی روح ۔ سب اکٹھے روزہ رکھتے ہیں اور اکٹھے افطار کرتے ہیں، اس میں کسی کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ۔

اسلام کے سارے قواعد اور عقائد کا مطالعہ کیجئے ، آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ایسا محور بنایا ہے ، جس کی دو طرفیں ہیں : ایک طرف مؤمن کا اس کے رب سے رابطہ قائم کرتی ہے ، دوسری طرف اسے اس کے مؤمن بھائیوں سے منسلک رکھتی ہے ۔ پھر یہ کہ یہ تمام احکام دو قسم کی محبتوں کا سر چشمہ ہیں ، جن کے جمع کئے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا ؛ ایک اللہ کی محبت اور دوسرے اللہ کے لئے محبت ۔

اس ایک ماہ کی تربیت سے مؤمنوں کے دل پگھل کر ایک سانچے میں ڈھل جاتے ہیں ۔ وہ سب ایسے ہوجاتے ہیں جیسے ایک جسم میں ایک دل ۔ یہی وہ سب سے بڑا آئیڈیل ہے جو کسی قوم کی وحدت کا ہوسکتا ہے اور رمضان کا روزہ اسی کی تربیت دیتا ہے ۔ ''

— محمد عبداللہ دراز